علم غریب الحدیث-ایک تحقیقی مطالعہ

ظل ہما*

There are many kinds of Uloom e Hadith. Imam Neshapori has discussed fifty two ulooms in his book "Maarifat Uloom ul Hadith" and the number of ulooms described by Ibn Us Salah, Imam Novvi and Ibn e Mulaqan is sixty five in their books Muqadama Ibn us SalaH", "Al Taqreeb fan e usool ul hadith" and "Al Muqnio fi Uloom ul Hadith" respectively. Similarly Allama Siyuti has mentioned ninety three uloom in his book "Tadreeb ul Ravi".In his respect Allama Siyuti writes: " اعلم أن انواع علوم الحديث كثيرة لا تعد"There are numerous kinds of Uloom e Hadith that cannot be counted. Allama Hazmi Describes his viewpoint in such a way: "علم الحديث يشمل على انواع كثيرة تبلغ مائة، كل نوع منها علم مستقل، لو انفق الطالب فيه عمره ما أدرك نهايته" There are so many types of Uloom e Hadith that reach up to hundred. Every type is complete in itself. A student can never reach its extreme even after consuming his whole life in its study.

One of the most important type of Uloom e Hadith is "Ilm e Gharib ul Hadith", Which is being introduced in this article.

علوم حدیث کی اقسام وانواع بہت زیادہ ہیں۔متقدمین میں سے حاکم نیشاپوریؒ نے''معرفۃ علوم الحدیث'' میں باون، ابن الصلاحؒ نے''مقدمہ ابن الصلاح''، امام نوویؒ نے''التقریب فن اصول الحدیث'' اور ابن ملقنؒ نے''المقنع فی علوم الحدیث'' میں پینسٹھ اور سیوطیؒ نے تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں ترانوے علوم ذکر کیے ہیں۔

علامہ سیوطیؒ سے ان کی بابت منقول ہے۔

''اعلم أن انواع علوم الحديث كثيرة لا تعد''. (۱)

''یعنی علوم حدیث کی انواع بے شمار ہیں، انہیں گنا نہیں جاسکتا''۔

حازمیؒ اس حوالے سے یوں رقمطراز ہیں:

''علم الحديث يشمل على انواع كثيرة تبلغ مائة، كل نوع منها علم مستقل، لو انفق الطالب فيه عمره ما أدرك نهايته''. (۲)

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

علوم حدیث کی انواع میں سے ایک اہم نوع علم غریب الحدیث ہے جس سے اس مضمون میں متعارف کرایا جارہا ہے۔

لغوی مفہوم

لفظ غریب کا مادہ (غ۔ر۔ب) ہے۔لغات میں یہ متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے جن میں سے چند یہ ہیں:

''**البعد**'' بمعنی دوری (۳)،''**الامعان فی البلاد**'' شہروں سے دور ہونا (۴)،''**الذھاب والتنحی عن الناس**''، چلے جانا اور لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا،''**التنحی عن حد وطنه**''، اپنے وطن کی سرحد سے دور رہنا (۵)،''**النفی عن البلد**'' جلاوطنی (۶)،''**حد کل شیء**'' ہر چیز کا کنارہ (۷)،''**النشاة**'' جوش عمل (۸) اور''**التمادی**'' کسی معاملے کی انتہا (۹) وغیرہ لیکن جب اس لفظ کا استعمال کسی کلام یا بات کے لیے کیا جائے تو اس سے مراد پوشیدہ اور مخفی بات ہوتی ہے جیسا کہ خلیل بن احمد اور ابن منظور لکھتے ہیں:

''**الغریب:الغامض من الکلام**''. (۱۰)

''غریب سے مراد پوشیدہ اور مخفی المعنی بات ہے''۔

ازہری لفظ''غریب'' کی وضاحت میں یوں رقمطراز ہیں:

''**الغریب من الکلام العقمی الغامض**''. (۱۱)

''غریب سے مراد ایسا کلام ہے جس میں بہت زیادہ پیچیدہ معانی ہوں''۔

خطابی لکھتے ہیں:

''**الغریب من الکلام انما ھو الغامض البعید من الفھم**''. (۱۲)

''غریب ایسا پیچیدہ کلام ہے جو سمجھ اور فہم سے دور ہو''۔

فیروز آبادی اور زبیدی نے بھی اپنی لغات میں اسی مفہوم کو بیان کیا ہے۔(۱۳)

محمد اعلی بن علی الفاروقی التھانوی لکھتے ہیں:

''**الکلمة غیر ظاھرة المعنی ولا مانوسة الاستعمال سواء کانت بالنظر الی الاعراب الخلّص او بالنظر الینا وتلك الکلمة تسمیٰ غریباً**''. (۱۴)

''ایسا کلمہ جس کا معنی غیر ظاہر ہو اور مانوس الاستعمال بھی نہ ہو چاہے خالص بدوؤں کے لحاظ سے یا ہمارے اعتبار سے، اس کو غریب کہا جاتا ہے''۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اصطلاحی مفہوم

اصول حدیث کی اصطلاح میں ''غریب'' اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے متن میں کوئی ایسا لفظ پایا جائے جس کے معنی ندرت اور قلت استعمال کی وجہ سے سمجھ وفہم سے بعید تر ہوں۔اس سلسلہ میں ابن الصلاحؒ لکھتے ہیں:

''وهو عبارة عما وقع فی متون الاحادیث من الالفاظ الغامضة البعیدة الفهم لقلة استعمالها''. (۱۵)

''اس سے مراد متون حدیث میں مذکورہ وہ الفاظ ہیں جو قلت استعمال کے سبب مبہم اور سمجھ سے بالاتر ہوں''۔

امام نوویؒ، طیبیؒ، ابن ملقنؒ اور حافظ عراقیؒ ،محمود طحانؒ اور محمد بن محمد علی الفارسیؒ نے بھی اپنی کتب میں کم و بیش انہی الفاظ اور مفہوم کو اختیار کیا ہے۔(۱۶)

محمد نجیب المطیعیؒ نے اس کی وضاحت یوں کی ہے:

''الغریب فهو ما یخفی معناه من المتون لقلة استعماله وتداوله بحیث یبعد فهمه ولا یظهر الا بالتفتیش من کتب اللغة''. (۱۷)

''غریب وہ متن ہوتا ہے جس کا معنیٰ قلت استعمال کی وجہ سے مخفی ہوتا ہے اور اس کو اس حیثیت سے لیا جاتا ہے کہ وہ فہم سے دور ہے اور لغت کی کتابوں میں تلاش کرنے سے اس کا معانی واضح ہوتا ہے''۔

امیر صنعانیؒ نے غرابت کا سبب عہد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد عربی زبان وادب سے شغف کی کمی کو قرار دیتے ہوئے اس کی تعریف یوں کی ہے:

''المراد بغریب الحدیث هنا ما وقع فی متون الاحادیث من الألفاظ الغریبة عن أذهان الذین بعد عهدهم بالعربیة الخالصة''. (۱۸)

ادیب صالح اس علم کا ہدف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''فانه یهدف الی الکشف عن معانی الفاظ الاحادیث التی تخفی علی الکثیرین''. (۱۹)

''یہ علم احادیث کے ان الفاظ کے معانی واضح کرنے کو ہدف بناتا ہے جو بہت سے لوگوں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پر مخفی ہوتے ہیں''۔

مولانا عزالدین ایک نیا پہلو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس علم کے تحت بعض خاص قبائل کے مصطلحات ومحاورات، جو عرب میں عام طور پر بولے نہ جاتے تھے اور وہ حدیث میں کسی نہ کسی طرح آ گئے ہیں، ان کی تحقیق ہوتی ہے''۔(۲۰)

ان تمام تعریفات کی رو سے اس علم کے تحت متون احادیث میں مختلف وجوہات کی بناء پر وارد شدہ ان نادر اور غریب الفاظ کے مفہوم کی تحقیق کی جاتی ہے جن کی معرفت قلت استعمال کی وجہ سے مجہول ہوگئی ہو اور اس معرفت وتفسیر کا حصول مختلف شواہد وطرق کے ذریعہ سے ممکن ہوتا ہے۔

اہمیت

علوم حدیث سے متعلق دیگر علوم کی طرح یہ فن بھی ضرورت واہمیت کے اعتبار سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس پر عبور حاصل کیے بغیر کوئی محدث اور عالم حدیث میں موجود غریب الفاظ کے معانی اور مفاہیم سے آگاہ نہیں ہو سکتا اور نہ اس آگاہی کے بغیر اس کی رسائی حدیث کی تشریح وتوضیح تک ہو سکتی ہے اور نہ اس سے احکامات کا استنباط ہی ممکن رہے گا۔ گویا ایک محدث کو فن حدیث میں مہارت تامہ کے لیے جن ابتدائی علوم سے آگاہی درکار ہے یہ علم بھی ان میں سے ایک ہے۔ چنانچہ امیر صنعانی لکھتے ہیں:

''معرفة ذلك والتدقيق في البحث عنه من اوائل ما ينبغي لطالب الحديث النبوي''. (۲۱)

''اس علم کی معرفت اور اس کی بحث میں باریک بینی ان ابتدائی بنیادی باتوں میں سے ہے جو حدیث نبوی ﷺ کے طالبعلم کے لیے ضروری ہیں''۔

ایک محدث کی اس علم سے معرفت کی ضرورت کو نورالدین عتر اس طرح بیان کرتے ہیں:

''معرفة معاني هذه الالفاظ علم مهم بالنسبة للمحدث، كي لا يكون زاملة للأخبار لا يدري ما يرويه وقد نبه العلماء على وجوب التحري والتوقي في بحثه، لئلا يقع المتعرض له في تحريف الكلم عن مواضعه والقول على الله بغير علم''. (۲۲)

''ان (غریب) الفاظ کے معانی کی معرفت محدث کے لیے بہت ضروری ہے تا کہ وہ ایسی حدیثوں کو بیان کرنے والا نہ ہو جائے جن کو وہ جانتا نہیں اور علماء نے اس فن کی بحث میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

گہری تلاش اور احتیاط کے وجوب پر متنبہ کیا ہے تاکہ کلمات میں تحریف کرنے والا معترض اس میں تحریف نہ کر سکے اور اللہ پر بغیر علم کے کوئی بات کہہ دے"۔

عجاج الخطیب اس کی ضرورت واہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"... لما يترتب عليه من ضبط الفاظ الحديث و فهم معناه، اذ من العسير على المرء أن يروي ما لا يفهم، أو ينقل ما لا يحسن أدائه، ومعرفة مفردات الحديث و معناه هي الخطوة الاولىٰ الى فهم معنى الحديث واستنباط الحكم منه، و تتأكد العناية بمعرفة غريب الحديث لمن يروي الحديث بالمعنىٰ". (۲۳)

"۔۔۔حدیث کے الفاظ کا ضبط اور اس کے معانی کا فہم اس علم پر مرتب ہوتا ہے اس بناء پر کہ آدمی کے لیے یہ بات مشکل ہے کہ وہ اس چیز کو روایت کردے جس کو وہ سمجھتا نہیں یا اس چیز کو نقل کر دے جسے وہ اچھی طرح ادا نہیں کر سکتا۔ حدیث کے مفردات اور ان کے معانی کی معرفت، حدیث کے معانی کو سمجھنے اور اس سے احکام کو استنباط کرنے کے لیے پہلا قدم ہے اور حدیث کو بالمعنی روایت کرنے والے کے لیے حدیث کے غریب الفاظ کی معرفت بہت ضروری ہے"۔

اس کی اہمیت کا ایک پہلو احادیث پر عمل سے متعلق ہونا بھی ہے کیونکہ بغیر فہم کے عمل پیرا نہیں ہوا جا سکتا۔ اسی پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے احمد محمد شاکر لکھتے ہیں:

"هو من المهمات المتعلقة بفهم الحديث والعلم والعمل به، لا بمعرفة صناعة الاسناد وما يتعلق به". (۲۴)

"وہ ان مہم چیزوں میں سے ہے جو حدیث کے فہم، علم اور اس پر عمل کرنے کے متعلق ہیں نہ کہ اسناد اور اس کے متعلقہ امور کی کاریگری کی معرفت سے"۔

متقدمین نے اس علم کی صعوبت، اس میں زیادہ تحقیق، انہماک اور اس کے غور وخوض کے متقاضی ہونے کو بھی بیان کیا ہے۔ یہ بات اس کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ ابن الصلاحؒ لکھتے ہیں:

"هذا فن مهم يقبح جهله بأهل الحديث خاصة ثم بأهل العلم عامة، والخوض فيها ليس بالهين والخائض فيه حقيق بالتحرى جدير بالتوقي". (۲۵)

"یہ ایک اہم فن ہے جس سے ناواقفیت اصحاب حدیث کے لیے خاص طور پر، جب کہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اہل علم کے لیے عام طور پر ناپسند کی جاتی ہے۔ اس میں غور وفکر کرنا آسان نہیں اور اس میں انہماک رکھنے والے کے لیے تحقیق وجستجو اور احتیاط مناسب ہے''۔

احمد محمد شاکر نے اس بات کو جامع انداز میں یوں ذکر کیا ہے:

''هذا الفن من أهم فنون الحديث واللغة ويجب على طالب الحديث اتقانه والخوض فيه صعب، والاحتياط في تفسير الألفاظ النبوية واجب فلا يقد من عليه أحد برأيه''. (۲۶)

''یہ فن لغت اور حدیث کے اہم ترین فنون میں سے ہے اور حدیث کے طالب پر اس میں رسوخ حاصل کرنا واجب ہے اور اس فن میں غوطہ خوری امر صعب ہے اور الفاظ نبویہ کی تفسیر میں احتیاط واجب ہے محض اپنی رائے سے اس کام میں پیش قدمی ہرگز نہیں کرنی چاہیے''۔

امام نووی اور ابن ملقن نے بھی اہمیت کے انہی پہلوؤں کی نشاندہی کی ہے۔(۲۷)

اس علم کی اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ علماء ومحدثین نے غریب الفاظ کے مرادی مفہوم تک رسائی کے لیے انتہائی محتاط روش اختیار کی ہے کیونکہ انہیں خوف تھا کہ کہیں وہ قولِ رسولؐ کی محض اپنے ظن وگمان پر مبنی تفسیر کر کے گناہ کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبلؒ سے غریب لفظ کے بارے میں پوچھا گیا تو وہ کہنے لگے:

''سلوا أصحاب الغريب، فأني أكره أن اتكلم في قول رسول الله ﷺ بالظن فأخطئى''. (۲۸)

غریب الحدیث کے علماء سے پوچھو، کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ رسولؐ کے قول پر اپنے گمان کے مطابق بات کر کے خطا کا ارتکاب کروں۔

اس طرح ایک مرتبہ امام اصمعی (اہلِ لغت) سے جب حدیث کے غریب لفظ کے بارے میں پوچھا گیا کہ:

''يا ابا سعيد ما معنى قول رسول الله ''الجار أحق بسقبه''''. (۲۹)

اے ابوسعید! حضورؐ کے اس قول ''الجار أحق بسقبہ'' کا کیا مفہوم ہے تو آپ نے انتہائی محتاط روش اختیار کرتے ہوئے فرمایا:

''انا لا أفسر حديث رسول اللهؐ، ولكن العرب تزعم أن السقب للزيق''. (۳۰)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''میں نبیؐ کے قول کی تفسیر تو نہیں کرتا لیکن عربوں کا خیال ہے کہ ''سقب'' کے معنی ''ساتھ چمٹے ہوئے'' کے ہیں''۔

گویا اس علم کے ذریعہ سے علمائے امت نے جہاں احادیث کی حقیقی تشریح وتوضیح اور اس کے فہم کو ممکن بنایا وہاں اس ضمن میں ہر قسم کے ظن وگمان کا استعمال بھی بالکل روک دیا۔

غریب الفاظ کی تفسیر کا طریقہ

پہلا طریقہ

حدیث کے کسی مشکل لفظ کی تفسیر ومعرفت کا مستند طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ کی تفسیر کے لیے اس حدیث کی دوسری روایات پر غور کیا جائے اگر ان روایات سے اس لفظ کی تشریح ہو جائے تو اسے ہی اس کی تفسیر میں بیان کر دیا جائے گا۔ مثلاً

''مریض کی نماز'' سے متعلق عمران بن حصینؓ کی روایت کردہ حدیث ہے:

''صلّ قائماً فان لم تستطع فقاعداً، فان لم تستطع فعلی جنب''. (۳۱)

فرمایا ''نماز کھڑے ہو کر پڑھو اگر کھڑے ہونے کی قدرت نہیں تو بیٹھ کر پڑھو اگر اس پر بھی قادر نہیں تو پھر پہلو کے بل پڑھو''۔

اس حدیث میں لفظ ''جنب'' غریب ہے اور اس میں ابہام یہ ہے کہ کس پہلو پر نماز پڑھی جائے، دائیں پر یا بائیں پر۔

اس غریب لفظ کی وضاحت حدیث علیؓ سے یوں ہوتی ہے۔

''علی جنبه الأیمن مستقبل القبلة بوجهه''. (۳۲)

''اپنے دائیں پہلو پر اس طرح کہ اس کا چہرہ قبلہ کی جانب ہو''۔

دوسرا طریقہ

اگر کسی دوسری حدیث سے استشہاد نہ ملے تو پھر غریب الفاظ کی تفسیر کے لیے کلام عرب کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ ابو عبید القاسمؒ اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''....أن السلف اذا وجدوا کلمة غریبة أو معنی مستغلقا فی متن القرآن والحدیث ولم یکن النبیؐ ولا صحابته موجودین لایضاح غریب اللغات وتاویل

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

العبارات رجعوا الی کلام العرب وأشعارھم للبحث عن مادتھا ولاستکشاف معانیھا". (۳۳)

"۔۔۔۔اسلاف جب کوئی غریب کلمہ یا قرآن وحدیث کے متن میں کوئی مغلق معانی پاتے، اس حال میں کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام عبارات کی تاویل اور غریب لغات کی تشریح کے لیے موجود نہ ہوتے تو وہ کلام عرب اور ان کے اشعار کی طرف رجوع کرتے تا کہ وہ اس حرف کا مادہ تلاش کریں اور اس کے معانی کی وضاحت حاصل کر سکیں"۔

احادیث میں غریب الفاظ کی کثرت کے اسباب

جہاں تک احادیث میں غریب الفاظ کی کثرت کے اسباب کا تعلق ہے تو اس حوالے سے ہمیں متقدمین کے ہاں دو نقطہ ہائے نظر ملتے ہیں۔ اس بات سے تو ہم بخوبی آگاہ ہیں کہ حضورؐ افصح العرب، فصیح اللسان، واضح البیان اور مواقع خطاب کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آپؐ گفتگو میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پیش نظر رکھتے تھے کہ:

"امرت أن أخاطب الناس علی قدر عقولھم".

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق بات کروں"۔

چنانچہ ایسے ہی ایک موقع پر جب آپؐ اہل عرب کے کسی وفد سے ہم کلام تھے تو حضرت علیؓ آپؐ سے اس طرح مخاطب ہوئے:

"یا رسول اللہ ﷺ نحن بنو أب واحد، ونراك تکلم وفود العرب بما لا نفھم أکثرہ".

یا رسول اللہ ہم ایک نسل سے ہیں اور آپؐ عرب کے وفود سے ایسی گفتگو کرتے ہیں جس میں اکثر کی ہمیں سمجھ نہیں لگتی۔

آپؐ نے فرمایا:

"ادبنی ربی فاحسن تأدیبی وربیت فی بنی سعد". (۳۴)

چنانچہ اس سلسلہ میں ایک نقطہ نظر ابن الاثیرؒ کا ہے وہ آپؐ کی اسی خوبی اور ذمہ داری کی مناسبت سے فرماتے ہیں:

فکان اللہ عزوجل قد أعلمہ ما لم یکن یعلمہ غیرہ من بنی أبیہ". (۳۵)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اللہ تعالی نے آپؐ کو وہ علم دیا جسے آپؐ کے علاوہ کوئی دوسرا نہ جانتا تھا۔ گویا ابن الاثیرؒ نادر الفاظ کے ورود کو خاص عطیہ الہٰی قرار دیتے ہیں اور اس میں کسی دوسرے سبب کا رد کرتے ہیں۔

اس حوالے سے دوسرا مؤقف خطابیؒ کا ہے۔ ان کے نزدیک غریب الفاظ کی کثرت کا سبب راویوں کا باہم مختلف ہونا ہے۔ اس سے ان کی مراد آپؐ کی مجلس میں بیٹھنے والے اصحاب کا مختلف الفہم، مختلف اللسان اور مختلف القبائل ہونا ہے۔ چنانچہ اس اختلاف کے سبب آپؐ کو کلام میں تکرار کی ضرورت پیش آتی جس میں الفاظ بدل بدل کر مفہوم ادا کیا جاتا تاکہ بات زیادہ سے زیادہ قابلِ فہم ہو جائے چنانچہ خطابیؒ لکھتے ہیں:

”وقد تختلف عنها عباراته، ويتكرر فيها بيانه، ليكون أوقع للسامعين، وأقرب الى فهم من كان منهم أقلّ فقها وأقرب بالاسلام عهدا وأولو الحفظ والاتقان من فقهاء الصحابة يرعونها (كلها) سمعا، ويستوفونها حفظاً، ويودونها على اختلاف جهاتها، فيجتمع لذلك في القضية الواحدة عدّة الفاظ، تحتها معنىً واحد“. (۳۶)

”بسا اوقات ایک ہی واقعے کے بارے میں آپؐ کی عبارات مختلف ہوتیں اور ایک ہی چیز کو بیان کرنے میں تکرار سے کام لیتے تاکہ وہ سامعین کے لیے زیادہ واضح ہو جائے اور ان میں سے کم فقیہہ صحابہ اور نئے نئے اسلام قبول کرنے والوں کے فہم کے بھی قریب ہو جائے۔ حفظ و اتقان کے اعلیٰ درجے پر فائز صحابہ سننے اور حفاظت کرنے کا پورا پورا حق ادا کرتے تھے اور اس کو مختلف جہات سے بیان کرتے، پس یہی سبب تھا کہ ایک ہی بات کو بیان کرنے میں متعدد الفاظ ایک ہی معانی کے لیے اکٹھے ہو گئے۔“

خطابی نے اس بات کی مزید وضاحت کی ہے ان کے بیان کے مطابق:

”ان مختلف المراتب اصحاب کے لیے آسان نہ ہوتا تھا کہ وہ آپ ﷺ کے الفاظ کو اچھی طرح محفوظ کریں یا اس کو یاد کرنے کا پختہ ارادہ کریں بلکہ اس کی بجائے وہ صرف سیاق و سباق کو جاننے کے سبب آپ ﷺ کے الفاظ کی مراد کو پا لیتے تھے پھر وہ اپنے قبائل اور لغات کے اختلاف کی وجہ سے ان مرادی معنوں کو اپنی اپنی لغت اور زبان میں نہ صرف ڈھالتے بلکہ تفسیر و توضیح بھی کرتے۔ گویا اس لیے ایک ایسی حدیث میں جس کی متعدد سندیں ہیں مرادی معانی اور مفہوم کو بیان کرنے کے لیے مختلف الفاظ استعمال کیے گئے ہیں“۔ (۳۷)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس مؤقف کی تائید میں خطابی نے اپنی کتاب میں کچھ مثالوں کو بھی ذکر کیا ہے۔ بات کی تفہیم کے لیے ان میں سے ایک مثال کا ذکر کیے دیتی ہوں:

''ایک آدمی آپ ﷺ کو ہر سال شراب کی مشک ھدیہ کیا کرتا تھا جس سال شراب حرام ہوئی اس نے تب بھی ھدیہ بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا شراب حرام ہوگئی ہے۔ اس نے آپ ﷺ سے اس کے بیچنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک وہ چیز جس کا پینا حرام ہے، اس کا بیچنا بھی حرام ہے۔ اس نے کہا میں اب اس کا کیا کروں؟ فرمایا:

''**سنها في البطحاء**''بطحا کی وادی میں بہادے۔

جب کہ دیگر روایات میں بہانے کے لیے ''**فهتها**'' اور ''**فبعّها**'' کے الفاظ بھی آئے ہیں۔(۳۸)

آغاز وارتقاء

جہاں تک اس علم کے آغاز وارتقاء اور تدوین کی بات ہے تو اس کی بنیاد مرور زمانہ کے تحت پیدا ہونے والے حالات ہیں جن کی وجہ سے عربی زبان خالص نہ رہی یہی معاملہ کم وبیش دنیا کی ہر زبان کے ساتھ پیش آتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد زبانیں خالص نہیں رہتیں۔ تہذیب وثقافت نیز دوسری قوموں اوران کی زبانوں سے اختلاط کے باعث ان میں بہت ساری تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ یہی کچھ عربی زبان کے ساتھ بھی پیش آیا کہ رفتہ رفتہ خالص عربی زبان جاننے والے کم ہوتے چلے گئے۔ عہد رسالت تک تو جب کسی لفظ کے حوالے سے اشکال واقع ہوتا تو لوگ خود آنحضرت ﷺ سے دریافت کر کے اسے رفع کر لیتے۔ صحابہ کے زمانہ میں بھی کچھ زیادہ خلل واقع نہ ہوا تھا۔ بعد ازاں اسلامی فتوحات کے نتیجے میں جب کثرت سے غیر عرب اقوام اسلام کے زیر نگیں ہوئیں اور اسلام مختلف براعظموں میں پھیل گیا تو عجمی زبانوں کے اختلاط سے عربی زبان کے معانی کی معرفت دشوار ہوگئی اور اس کے قلیل الاستعمال الفاظ کی ندرت بڑھتی چلی گئی۔ چنانچہ احادیث اور روایات میں پائے جانے والے اجنبی الفاظ میں جو ابہام پیدا ہوا اس کا شکار خاص طور پر عجمی اور عام طور پر اہل عرب کی بعد میں آنے والی نسلیں ہوئیں اور ان پر فہم قرآن وحدیث مشکل ہوگیا۔ گردشِ ایام کا یہی وہ نتیجہ اور سبب تھا جس کی بناء پر امت کے علماء ومحدثین نے اس طرف توجہ فرمائی اور متعدد کتابیں تصنیف کر ڈالیں۔ ابن الاثیرؒ کے بقول علماء کا اس علم کی طرف توجہ فرمانا خود سے نہیں بلکہ الہام کا نتیجہ تھا۔ لکھتے ہیں:

''**ألهم الله عزوجل جماعة من أولي المعارف والنهى، وذوي البصائر والحجى أن صرفوا الى هذا الشان طرفاً من عنايتهم وجانب من رعايتهم، فشرعوا فيه**

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

للناس موارداً، وفيه لهم معاهداً". (۳۹)

''اللہ تعالیٰ نے اہل علم اور صاحبان عقل ودانش کی ایک جماعت کو الہام کیا کہ وہ اس فن میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کریں اور اس کی اچھی طرح نگھبانی کریں تو انہوں نے اس علم میں لوگوں کے لیے بہت آسانیاں پیدا کیں اور اس کی مشکلات کو لوگوں کے لیے آسان ترین بنادیا''۔

اس پس منظر کے سیاق میں محمد بن محمد ابوشہبہ رقمطراز ہیں:

''ثم رأى الغيارى على الدين وأهله من علماء اللغة، ومن علماء الحديث الذين جمعوا الى حفظ الحديث التعمق فى العلم باللغة العربية أن يولفوا كتبا يبينون فيها ما هو خفي وغامض من الألفاظ القرآنية والحديثية، وما هو بعيد عن الفهم..." (۴۰)

''پھر دین کے محافظین اور علمائے لغت نے اس بات کو سمجھا اور علمائے حدیث نے اس بات کی طرف توجہ دی اور وہ یکسوئی کے ساتھ حدیث حفظ کرنے لگے اور عربی زبان اچھی طرح سیکھنے لگے تا کہ وہ ایسی کتب مرتب کریں جن میں قرآن وحدیث کے انتہائی پوشیدہ معانی والے الفاظ کو واضح کریں اور ساتھ ساتھ بعید عن الفھم یعنی فہم سے بالاتر الفاظ کی تشریح کریں''۔

پس اسی تحقیق وتلاش اور اس کی طرف یکسوئی کا نتیجہ تھا کہ یہ ایک مستقل علم بن گیا اور اس میں قابل قدر کتب تصنیف کی گئیں ان کتب کا آغاز دوسری صدی ہجری کی ابتداء سے ہوا۔

ابوعبید القاسمؒ اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بدأ العلماء يؤلّفون الكتب حول غريب الحديث من ابتدأ القرن الثانى من الهجرى". (۴۱)

''علمائے کرام نے دوسری صدی ہجری کے شروع میں حدیث کے غریب الفاظ کے بارے میں کتب لکھنا شروع کیں''۔

اولین کتاب جو اس فن میں تصنیف کی گئی وہ ابوعبیدہ معمر بن المثنی (۲۱۵ھ) کی ''غریب الحدیث'' ہے۔ اس کے اولین ہونے میں اگرچہ کچھ اختلاف پایا جاتا ہے لیکن راجح قول اسی طرف جاتا ہے۔ (۴۲) دوسری کتاب جسکا اولین ہونے کے حوالے سے ذکر کیا جاتا ہے وہ نضر بن شمیل (۲۵۴ھ) کی ''غریب الحدیث'' ہے اس کی تائید امام حاکم کرتے ہیں۔ (۴۳) جب کہ ایک قول کے مطابق عبدالملک بن قریب

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

الاصمعی (۲۱۳ھ) نے سب سے پہلے ''غریب الحدیث'' کے نام سے اس فن میں کتاب لکھی۔(۴۴) لیکن بقول ابن الاثیر، عبدالعزیز خولی اور طاہر صدیقی یہ کتاب دراصل ابوعبیدہ معمر بن المثنی (۲۱۵ھ) کی کتاب پر اضافہ ہے۔(۴۵) اس موضوع پر لکھی جانے والی ابتدائی کتابوں میں سے ایک نام ''غریب الآثار'' کا بھی ہے۔جس کے مصنف ابوعلی محمد بن احمد المستنیر قطرب (۲۵۶ھ) ہیں۔ایضاح المکنون میں اس کتاب کا نام ''غریب الحدیث'' ہے۔(۴۶) دیگر اہم تصانیف درج ذیل ہیں۔

غریب الحدیث ابوعبیدالقاسم بن سلام (۲۲۴ھ)

اولین کتب میں سے یہ ایک اہم ترین کتاب ہے۔مصنف نے اس کو احادیث، آثار کثیرہ، باریک معانی اور بڑے بڑے فوائد سے بھر دیا جس کی وجہ سے یہ کتاب بعد میں آنے والے علماء کے لیے مرجع و ماخذ بن گئی۔اس کے مصنف کے بارے میں امام حاکم نے اپنی سند سے ہلال ابن العلا الرقی سے نقل کیا ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں کے ذریعے اس امت پر احسان فرمایا ہے۔ان میں اسے ایک ''غریب الحدیث'' کے مصنف ابوعبیدالقاسم ہیں''۔(۴۷)

اس کتاب کے بارے میں مصنف کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

''كنت في تصنيف هذا الكتاب اربعين سنة، وربما كنت استفيد الفائده من افواه الرجال فأضعها في موضعها من الكتاب، فأبيت ساهرا فرحا مني بتلك الفائدة، وأحدكم يجيئني فيقيم أربعة خمسة أشهر فيقول: قد اقمت كثيراً''. (۴۸)

ابن الصلاح اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''فجمع واجاد واستقصى، فوقع من اهل العلم بموقع جليل وصار قدوة في هذا الشان''. (۴۹)

''انہوں نے اس کتاب کو نہایت عمدگی اور تمام معلومات کا احاطہ کرتے ہوئے جمع کیا تو کتاب نے اہل علم میں جلیل القدر مقام حاصل کیا ہے اور وہ اس فن میں قابلِ تقلید نمونہ بن گئی''۔

البتہ ابن حجر نے اس کی ایک خامی کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ اس کا غیر مرتب ہونا ہے۔(۵۰)

غریب الحدیث ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن قادم الکوفی (۲۵۱ھ)

اس کتاب کے بارے میں تفصیل نہیں ملتی۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

غریب الحدیث والآثار ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری (۲۷۶ھ)

اس کتاب میں ابن قتیبہ نے ابوعبید کا منہج اختیار کیا ہے البتہ جو الفاظ ابوعبیدہ سے رہ گئے تھے ان کو بھی شامل کر دیا۔انہوں نے اپنی کتاب میں ابوعبید کی بیان کردہ احادیث میں سے صرف وہی احادیث نقل کیں جو زیادہ تشریح طلب تھیں یا جن پر اعتراضات وارد ہوئے تھے۔

ابن قتیبہ اس کتاب کے حوالے سے اس کے مقدمہ میں یوں رقمطراز ہیں۔

"قد كنت زمانا ارى أن كتاب ابى عبيد قد جمع تفسير غريب الحديث وأن الناظر فيه مستغن به، ثم تعقبت ذلك بالنظروا التفتيش والمذاكرة، فوجدت ما تركه نحوا مما ذكر، فتتبعت ما أغفل وفسرته على نحو مما فسر، وأرجو أن لا يكون بقى بعد هذين الكتابين من غريب الحديث ما يكون لأحد فيه مقال"(۵۱)

ایک زمانہ تک میری رائے یہ تھی کہ ابوعبید نے اپنی کتاب میں حدیث کے غریب الفاظ کی تفسیر کو جمع کر دیا ہے اور غریب الفاظ کا متلاشی اس پر کفایت کرے گا۔ پھر میں نے گہری نظر، تفتیش اور مذاکرے کے ذریعے غور کیا تو میں نے ان کی چھوڑی ہوئی چیزیں اتنی ہی مقدار میں پائیں جتنی انھوں نے لکھ دی تھیں۔ پس میں نے ان غریب الفاظ کو تلاش کیا جو ان سے چھوٹ گئے تھے اور ان کی ویسی ہی وضاحت کر دی جیسی انہوں نے اپنی کتاب میں بیان کردہ غریب الفاظ کی کی تھی اور میں امید کرتا ہوں کہ ان دو کتابوں کے بعد غریب الحدیث سے کچھ باقی نہ بچے گا جس کے بارے میں کسی کو کلام کرنے کی گنجائش باقی رہے۔

کتاب شرح غریب الحدیث ابو اسحاق بن اسحاق الحربی (۲۸۵ھ)

یہ کئی جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب ہے مصنف نے اسمیں جن چیزوں کا احاطہ کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔　غریب الفاظ حدیث پر شرح وبسط کے ساتھ گفتگو کی ہے۔

۲۔　احادیث کا بشمول اسانید مکمل احاطہ کیا ہے۔

۳۔　متون اور الفاظ کو ذکر کرنے میں طوالت اختیار کی ہے۔ان میں اگر ایک ہی کلمہ غریب ہو تو اس کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

طوالت کے باعث علماء نے اس کتاب کو چھوڑ دیا اگرچہ یہ بڑے فوائد کی حامل تھی۔

کتاب شرح غریب الحدیث ومعانیہ از ابو محمد قاسم بن ثابت بن حزم السرقسطی المالکی العوفی (۳۰۴ھ)

اس کتاب کو "کتاب الدلائل فی شرح ما اغفلہ ابوعبیدہ وابن قتیبہ من غریب الحدیث" کے نام سے بھی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ذکر کیا جاتا ہے۔

التقریب فی علم الغریب قاضی نورالدین ابوالثناء محمود بن احمد بن محمد الھمدانی الضیومی (۳۳۴ھ)

اس کتاب کے بارے میں تفصیل نہیں ملتی۔

غریب الحدیث　　ابوسلیمان احمد بن محمد بن احمد الخطابی البستی (۳۸۸ھ)

اس کتاب میں مصنف ابوعبید اور ابن قتیبہ سے متاثر نظر آتے ہیں اور انہوں نے انہی کے منہج کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"بقیت بعدھما صبابة للقول فیھا متبرض تولیت جمعھا و تفسیرھا، مسترسلا بحسن ھدیتھما و فضل ارشادھما". (۵۲)

"ان دونوں کے بعد بھی غریب الحدیث پر کلام کرنے کی کچھ نہ کچھ گنجائش باقی ہے میں نے ان کی حسن ہدایت اور رہنمائی پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کو جمع کیا اور اس کی تفسیر بھی کی"۔

غریب القرآن والحدیث　　ابوعبید احمد بن محمد الھروی (۴۵۱ھ)

یہ وہ پہلی کتاب ہے جو قرآن و حدیث دونوں کے غریب الفاظ کی جامع ہے۔ اس کتاب کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ پہلی کاوش ہے یعنی مصنف نے غریب کلمات کو ان کے مقامات سے نکال کر حروف تہجی کے تحت رکھ کر ان کے معنی بیان کیے ہیں۔

سمط الثریا فی معانی غریب الحدیث　　ابوالقاسم اسماعیل بن الحسن بن الغازی البیھقی (۴۵۲ھ)

اس کتاب کے متعلق کوئی تفصیل نہیں مل سکی۔

المجازات النبویة　　شریف الدین محمد بن حسین (۳۵۶ھ)

یہ کتاب ۱۳۲۸ھ میں بغداد سے طبع ہوئی بعد ازاں مصر سے بھی طبع ہوئی۔

تقریب الغریبین　　ابوالفتح سلیم بن ایوب الرازی (۴۴۷ھ)

یہ ابوعبید الھروی کی کتاب "غریب القرآن والحدیث" کا اختصار ہے۔

الفائق فی غریب الحدیث　　ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری (۵۳۸ھ)

یہ ایک معروف کتاب ہے۔ اس کی ترتیب بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ہے لیکن اس میں کسی غریب لفظ کو ڈھونڈنا نسبتاً دشوار ہے اس لیے کہ مصنف پوری حدیث یا اس کا کچھ حصہ نقل کر کے پھر غریب الفاظ کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

شرح بیان کرتے ہیں۔

مشارق الانوار علی صحاح الآثار　قاضی عیاض (۵۴۴ھ)

مطالع الانوار علی صحاح الآثار　ابو اسحاق ابراہیم بن یوسف الوھرانی ابن قرقول (۵۶۹ھ)

ان کتب کے حوالے سے تفصیل نہیں ملتی۔

المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث　ابو موسیٰ محمد بن ابی بکر بن عمر الاصفہانی المدینی (۵۸۱ھ)

اس کتاب میں مصنف نے ابوعبید الھروی کی کتاب پر اضافے کیے اور ان چیزوں کو جمع کیا جو ھروی سے رہ گئی تھیں اسلوب بیان اور ترتیب بھی ھروی ہی کی ملحوظ رکھی ہے اور حجم بھی اتنا ہی ہے۔

غریب الحدیث　ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (۵۹۷ھ)

ابن الجوزی نے بھی ہروی کی کتاب کے اسلوب کو ہی مدنظر رکھا۔مگر انہوں نے صرف حدیث کے غریب الفاظ کو ذکر کیا ہے۔کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"وأرجو ان لا يشذ عنى مهم من ذلك، وأن يعنى كتاب عن جميع ما صنف في ذلك" (۵۳)

مجھے امید ہے کہ مجھ سے کوئی بھی ضروری بات نہ رہ گئی ہوگی اور میری کتاب اس موضوع پر لکھی گئی پہلی تمام کتب سے مستغنی کر دے گی۔

ابن الاثیر اس کتاب کے بارے میں یوں تبصرہ کرتے ہیں:

"ولقد تتبعت كتابه فرأيته مختصراً من كتاب الهروى منتزعا من ابوابه شيا فشيأ ووضعا فوضعا، ولم يزد عليه الا الكلمة اشاذه واللفظة الفاذة ولقد قاليت ما زاد فى كتابه على ما اخذه من كتاب الهروى فلم يكن الاجزاء يسيرا من اجزاء كثيرة". (۵۴)

النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر　امام ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد شیبانی المعروف ابن الاثیر (۶۰۶ھ)

یہ کتاب ہروی اور ابوموسیٰ مدینی کی کتب کی جامع ہے۔مصنف نے اس میں تمام کتب احادیث میں پائے جانے والے مشکل الفاظ کی تشریح کی۔انہوں نے اسے معجم کے اعتبار سے مرتب کیا ہے اس طرح کہ وہ غریب لفظ کو اس کے حرف کے تحت ذکر کرتے ہیں پھر اس کے تحت وہ حدیث لاتے ہیں جسمیں وہ غریب کلمہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آیا ہو بعد ازاں اس کے معنیٰ کی تفسیر کرتے ہیں۔

ابنِ حجر اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وكتابه اسهل الكتب تناولا مع اعواز القليل فيه". (۵۵)

ان کی کتاب قدرے دشوار ہونے کے باوجود استفادہ کے لیے آسان ترین ہے۔

سیوطی نے بھی اس کی تحسین یوں کی ہے:

"وهي أحسن كتب الغريب وأجمعها وأشهرها الآن وأكثرها تداولا" (۵۶)

غریب الحدیث پر سب سے اچھی، جامع ترین، مشہور ترین اور بہت زیادہ متداول کتاب ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے بہت سے لوگوں نے اس کے اختصارات اور اس پر اضافے کیے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

محمد بن محمد بن علی کاشغری (۷۰۵ھ) نے "مجمع الغرائب" میں ابن الاثیر کی "النھایۃ" پر اضافہ لکھا۔

محمود بن ابی بکر الازموی (۷۲۳ھ) نے اس پر ذیل لکھا۔

حافظ جلال بن محمد الصفری (۷۲۳ھ) نے اس کا اختصار کیا۔

عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن بردس البعلی الحنبلی (۷۸۵ھ) نے اپنی کتاب "الکفایۃ فی نظم النھایۃ" میں "النھایۃ" کو منظوم شکل میں پیش کیا۔

جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) نے اپنی کتاب "الدر النثیر تلخیص نہایۃ ابن الاثیر" میں اس کا اختصار اور "التزییل والتذنیب علی نھایۃ الغریب" میں اس پر اضافے کیے۔

مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الآثار　　شیخ محمد طاہر الفتنی صدیقی (۹۸۱ھ)

اس کتاب میں قرآن، صحاح ستہ اور مشکوٰۃ المصابیح کے تقریباً تمام غریب الفاظ درج کر دیے ہیں اور باقی رہ جانے والے الفاظ کو تکملہ میں درج کیا ہے اس میں الفاظ حروف تہجی اور مصادر کے اعتبار سے مرتب کیے گئے ہیں۔

لغات الحدیث　　وحید الزماں بن مسیح الزمان (۱۳۳۸ھ) (۵۷)

اردو زبان میں لغات الحدیث پر کیا جانے والا منفرد، جامع اور مبسوط کام ہے۔ اہل لغت کے مروج طریقہ کے مطابق یہ لغت بھی حروف تہجی پر مرتب ہے۔ مؤلف نے ہر لفظ کو شروع سطر سے لکھا ہے اور اس پر اعراب بھی لگائے ہیں تاکہ کم استعداد والوں کے لیے سہولت رہے۔ حرف اول کو باب اور حرف ثانی کو فصل

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مقرر کیا گیا ہے۔

پس غریب الحدیث ایک اہم علم ہے،اس کا تعلق متن حدیث سے ہے اس کے تحت متن میں موجود غیر مانوس اور غیر واضح الفاظ کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ایسے الفاظ کی معرفت حدیث کا مفہوم متعین کرنے کے لیے ضروری ہے۔اس کے بغیر کسی حدیث کو بالمعنیٰ روایت کرنا اور اس سے احکام مستنبط کرنا ممکن نہیں،محدثین کے ہاں اس کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے اور اس کا تعلق چونکہ علم لغت سے بھی ہے اس وجہ سے دیگر علوم کی نسبت اس کو ایک مشکل فن گردانا گیا ہے جس میں زیادہ غور وخوض کی ضرورت پڑتی ہے۔احادیث میں الفاظ غریبہ کی کثرت کے اسباب کے حوالے سے متقدمین کے ہاں دو نقطہ ہائے نظر ملتے ہیں۔ان الفاظ کی تفسیر کے سلسلہ میں مختلف طریقے بروئے کار لائے جاتے ہیں۔اس فن کا آغاز عہد رسالت ہی میں ہو گیا مگر اس موضوع پر باقاعدہ تصنیفات دوسری صدی ہجری میں لکھی گئیں۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) السیوطی، عبد الرحمن بن ابوبکر، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، تحقیق، ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی (جمیعة احیاء التراث الاسلامی، الطبعة الاولیٰ، ١٤٢٦ھ) ص:٢٢

(۲) ایضاً

(۳) الجوھری، ابو نصر، اسماعیل بن حماد، تاج اللغة وصحاح العربیة المسمیٰ الصحاح، (دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ١٤١٩ھ) ١٧٢/١؛ ابن منظور، ابو الفضل جمال الدین، لسان العرب(دار صادر بیروت، س-ن) ٦٣٨/١؛ فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط(دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ١٤١٢ھ) ٢٦٣/١؛ الزبیدی، محمد مرتضیٰ، محب الدین، تاج العروس من جواھر القاموس(دار الفکر، بیروت، لبنان، ١٤١٤ھ)

(٤) القاموس المحیط، ٢٦٤/١

(٥) الازھری، محمد بن احمد، معجم تھذیب اللغة، تحقیق، ریاض زکي قاسم (دار المعرفة، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ١٤٢٢ھ) ٢٦٤٣/٣؛ لسان العرب، ٦٣٨/١؛ تاج العروس، ٢٧٤/٢

(٦) معجم تھذیب اللغة، ٢٦٤٣/٣؛ الصحاح، ١٧١/١

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۷) معجم تهذيب اللغة، ۳/۲٦٤٥؛ الصحاح، ۱/۱۷۲؛ لسان العرب، ۱/٦٤٠

(۸) لسان العرب، ۱/٦٤١؛ القاموس المحيط، ۱/۲٦١

(۹) ایضاً

(۱۰) الفراهيدى، خليل بن احمد، كتاب العين(دار احياء التراث العربى، بيروت، لبنان، س-ن) ص:۷۰۹؛ لسان العرب، ۱/٦٤٠

(۱۱) معجم تهذيب اللغة، ۳/۲٦٤٤

(۱۲) غريب الحديث، تحقيق، عبد الكريم ابراهيم الغرباوى(المملكة العربية السعودية جامعه ام القرى مركز البحث العلمى واحياء التراث الاسلامى كلية الشريعة والدراسات الاسلاميه، س-ن) ۱/۷۰

(۱۳) القاموس المحيط، ۱/۲٦٤؛ تاج العروس، ۲/۲۸۸

(۱٤) كشاف اصطلاحات الفنون(سهيل اكيڈمى لاهور، الطبعة الاولىٰ، ۱٤۱۳ھ) ۲/۱۰۸٦

(۱۵) مقدمه ابن الصلاح فى علوم الحديث(دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، ۱۳۹۸ھ) ص:۱۳۷

(۱٦) التقريب فن اصول الحديث(مكتبه خاور مسلم مسجد لاهور، س-ن) ص:۳۲؛ الخلاصة فى اصول الحديث، تحقيق، صبحى السامرانى(احياء التراث الاسلامى، الطبعة الخامسة، ۱۳۹۱ھ) ص:٦۲، المقنع فى علوم الحديث، تحقيق، عبد الله بن يوسف(دار فوّاز للنشر، الطبعة الاولىٰ، ۱٤۱۳ھ) ۲/٤٤۳، فتح المغيث بشرح الفية الحديث للحافظ العراقى(مكتبه السنة بالقاهره، الطبعة الثانية، ۱٤۰۸ھ) ص:۳۲۳؛ جواهر الاصول فى علم حديث الرسول، تحقيق، ابو المعالى القاضى اطهر مباركپورى(المكتبة العلمية بالمدينة المنورة، س-ن) ص: ٤۲؛ تيسير مصطلح الحديث(فاروقى كتب خانه بيرون بوهڑ گيٹ اردو بازار لاهور، س-ن) ص: ۱۷۳

(۱۷) تبسيط علوم الحديث وأدب الرواية(مطبعه حسّان قاهره، س-ن) ص:۱۵۰

(۱۸) توضيح الافكار لمعانى تنقيح الانظار(دار احياء التراث العربى، بيروت، لبنان، الطبعة الاولىٰ، ۱٤۱۸ھ) ۲/٤۱۲

(۱۹) لمحات فى اصول الحديث، المكتب الاسلامى(دمشق، بيروت، الطبعة الثانية، ۱۳۹۳ھ) ص:۷۹

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(٢٠) عز الدين، علوم الحديث(نگينه پريس لاهور، س-ن) ص:١٣٤

(٢١) توضيح الافكار، ٤١٢/٢

(٢٢) منهج النقد فى علوم الحديث(دار الفكر دمشق، الطبعة الثانية، ١٤٠١ه) ص: ٣٣٢

(٢٣) اصول الحديث علومه و مصطلحه (دار الفكر بيروت، لبنان، ١٣٩٨ه) ص: ٢٨٠

(٢٤) الباعث الحثيث شرح اختصار علوم الحديث للحافظ ابن كثير(مكتبه دار الضيحا دمشق، مكتبه دار السلام الرياض، الطبعة الاولىٰ، ١٤١٤ه) ص: ١٥٩

(٢٥) مقدمه ابن الصلاح فى علوم الحديث، ص:١٣٧

(٢٦) الباعث الحثيث، ص: ١٦٠، الفيه السيوطى فى علم الحديث(مكتبة التجارية مصطفىٰ الباز، مكه مكرمه، س-ن)

(٢٧) التقريب، ص: ٢٢، المقنع فى علوم الحديث، ٤٤٣/٢

(٢٨) مقدمه ابن الصلاح، ص:١٣٧؛ تدريب الراوى فى شرح تقريب النواوى، ص:٢٦٩؛ الباعث الحثيث، ص:١٦٠؛ المقنع فى علوم الحديث، ٤٤٢/٢؛ محمد بن محمد ابو شهبة، الوسيط فى علوم و مصطلح الحديث(عالم المعرفة جده للنشر والتوزيع، س-ن) ص:٤٣٤؛ منهج النقد فى علوم الحديث، ص:٣٣٢؛ قاسم الاندجانى، سيد، المصباح فى اصول الحديث(مطبعة المدنى المؤسسة السعودية بمصر، ١٣٧٩ه) ص:٢٠٨؛ الفية السيوطى فى علم الحديث، ص:١٧٣؛ توضيح الافكار، ٤١٢/٢؛ فتح المغيث، ص:٣٣٥؛ ابن جوزى، عبد الرحمن بن على بن محمد بى على، مقدمه غريب الحديث، تخريج و تعليق، عبد المعطي امين قلعجى (دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، س-ن) ٩/١-١٠

(٢٩) البخارى، ابو عبد الله، محمد بن اسماعيل، صحيح البخارى(دار السلام للنشر والتوزيع، الرياض، الطبعة الثانية، ١٤١٩ه) كتاب الشفعه، باب عرض الشفعة على صاحبها قبل البيع، (٢٢٥٨)؛ كتاب الحيل، باب فى الهبة والشفعة، (٦٩٧٧)؛ ابو داؤد، سليمان بن اشعث، السجستانى، سنن ابى داؤد (دار السلام للنشر والتوزيع، الرياض، الطبعة الاولىٰ، ١٤٢٠ه) كتاب البيوع، باب فى الشفعة، (٣٥١٦)؛ ابن ماجه، ابو عبد الله، محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه (دار السلام للنشر والتوزيع، الرياض، الطبعة الاولىٰ، ١٤٢٠ه) كتاب الشفعة، باب الشفعة بالجوار، (٢٤٩٥،٢٤٩٦)؛ النسائى، احمد بن شعيب بن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

علی، سنن نسائی، کتاب البیوع (دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعة الاولیٰ، ۱٤۲۰ھ) باب ذکر الشفعة وأحکامها، (٤۷۰٦، ٤۷۰۷)

(۳۰) حاکم نیشاپوری، ابو عبد اللہ، معرفة علوم الحدیث، تصحیح و حواشی، ڈاکٹر سید معظم حسین (دار الکتب المصریة مدینہ منورہ، الطبعة الثانیة، ۱۳۹۷ھ) ص:۸۸؛ مقدمہ ابن الصلاح، ص:۱۳۷؛ تدریب الراوی، ص:۲٦۹؛ منہج النقد فی علوم الحدیث، ص: ۳۳۲-۳۳۳

(۳۱) صحیح البخاری، کتاب التقصیر، باب اذا لم یطق قاعداً صلی علی جنب، (۱۱۱۷)

(۳۲) دار قطنی، ابو الحسن، علی بن عمر بن احمد بن مهدی، سنن دار قطنی (دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱٤۱۳ھ) کتاب الوتر، باب صلاۃالمریض ومن رعف فی صلاته کیف یستخلف، ۲/٤۲-٤۳

(۳۳) غریب الحدیث (دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ۱٤۰٦ھ) ۱/٥

(۳٤) مقدمہ النهایة فی غریب الحدیث والاثر، تحقیق، طاهر احمد الزاوی، محمود محمد الطناجی (مؤسسة اسماعیلیان للطباعة والنشر والتوزیع، قم، ایران س-ن) ۱/٤

(۳٥) ایضاً

(۳٦) غریب الحدیث، ۱/٦۸

(۳۷) ماخوذ از غریب الحدیث، ۱/٦۸، ٦۹

(۳۸) غریب الحدیث، ص: ٦۹

(۳۹) النهایة، ۱/٥

(٤۰) الوسیط، ص: ٤۳۳

(٤۱) غریب الحدیث، ۱/٥

(٤۲) الباعث الحثیث، ص: ۱٦۰، الفیه السیوطی، ص: ۱۷۳

(٤۳) معرفة علوم الحدیث، ص:۸۸

(٤٤) الفیه السیوطی فی علم الحدیث، ۱۷۳، الباعث الحثیث، ص: ۱٦۰

(٤٥) مفتاح السنة أو تاریخ فنون الحدیث (مطبعة مصطفیٰ احمد بمصر، الطبعة الاولیٰ، ۱۳٥۰ھ) ص: ۱٤۳، مقدمة النهایة، ص: ٦، مقدمة مجمع بحار الانوارفی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار (مکتبة دار الایمان مدینہ منورہ، الطبعة الثالثة، ۱٤۱٥ھ) ص: ٦

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(٤٦) اسماعیل پاشا، ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون (دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، س-ن) ٢/١٤٦، ابن خلکان، احمد بن محمد بن ابوبکر، "وفیات الاعیان و انباء ابناء الزمان" (منشورات الرضی، قم، س-ن) ٦١/٤

(٤٧) معرفة علوم الحدیث، ص: ٨٨

(٤٨) وفیات الاعیان، ٦١/٤، مقدمه غریب الحدیث، ١٠/١

(٤٩) التقیید والایضاح شرح علوم الحدیث مقدمه ابن الصلاح، ص: ٢١٥

(٥٠) شرح نخبة الفکر (مکتبه الغزالی دمشق، الطبعة الثانیة، ١٤١٠ھ) ص: ٩٥

(٥١) غریب الحدیث، ١٥٠/١

(٥٢) غریب الحدیث، ٢٥/١-٢٦

(٥٣) ابن الجوزی، غریب الحدیث، ٤/١

(٥٤) مقدمه النهایة فی غریب الحدیث والاثر، ١٠/١

(٥٥) شرح نخبة الفکر، ص: ٩٦

(٥٦) تدریب الراوی، ص: ٢٦٩

(٥٧) تمام کتب کی معلومات کے لئے ملاحظہ فرمائیے: ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون، ١٤٦/٢؛ محمد محمد ابوزهو، الحدیث والمحدثون، ص:٤٧٤-٤٧٥؛ مقدمه ابن الصلاح، ص:١٣٧؛ الباعث الحثیث، ص:١٦٠-١٦١؛ خولی، عبد العزیز، مفتاح السنة أو تاریخ فنون الحدیث، ص:٤١-٤٤؛ معرفة علوم الحدیث، ص:٨٨؛ حاجی خلیفه، مصطفی بن عبد الله، کشف الظنون عن اسامی الکتب والنون (نور محمد اصح المطابع، کارخانه تجارت کتب آرام باغ، کراچی، س-ن) ١٢٠٣/٢-١٢٠٤؛ الفیة السیوطی، ص:١٧٣؛ ابن خیر، ابو بکر، محمد بن خیر بن محمد، فهرسة ابن خیر الاشبیلی (دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان، س-ن) ص:١٥٧-١٦٣؛ عتر، نور الدین، المنهج النقد فی علوم الحدیث، ص:٣٣٣-٣٣٤؛ عجاج الخطیب، المختصر الوجیز فی علوم الحدیث (مؤسسة الرسالة، بیروت، ١٤٠٥ھ) ص:١١٥-١١٦؛ ابن الاثیر، مقدمه منال الطالب فی شرح طوال الغرائب، تحقیق، محمود محمد الطناحي (دار المامون للتراث، دمشق، بیروت، س-ن) ص:٧-٩؛ النووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف، ارشاد الطلاب الحقائق الی معرفة سنن خیر الخلائق، تحقیق، عبد الباری فتح الله السلفی (مکتبة الایمان، مدینه منوره،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

١٤٠٨هـ) ٢/٥٥٠-٥٥٣؛ محمد طاهر صديقى، مقدمه مجمع بحار الانوار فى غرائب التنزيل والطائف الاخبار، ١/٥-١١؛ الكتانى، محمد بن جعفر، الرسالة المستطرفة (مطبعة نور محمد اصح المطابع كارخانه تجارت كتب آرام باغ كراچى، ١٣٧٩هـ) ص:١٢٨-١٢٩؛ ابن جوزى، مقدمه غريب الحديث، ١/١٥-١٩؛ الاعظمى، محمد ضياء الرحمن، معجم مصطلحات الحديث و لطائف الأسانيد (مكتبه أضواء السلف، الرياض، الطبعة الاولىٰ، ١٤٢٠هـ) ص:٢٨٩-٢٩٠؛ فتح المغيث، ص:٣٢٤؛ تبسيط علوم الحديث و أدب الرواية، ص:١٥٠-١٥٢؛ توضيح الافكار، ٢/٤١٢-٤١٣؛ الخلاصة، ص:٦٢-٦٣؛ تدريب الراوى، ص:٢٦٩؛ ابوموسىٰ محمد بن ابى بكر بن ابى عيسىٰ المدينى الاصفهانى، مقدمه المجموع المغيث فى غريبى القرآن والحديث، تحقيق، عبد الكريم الغرباوىٰ (مركز البحث العلمى و احياء التراث الاسلامى، مكه مكرمه، الطبعة الاولىٰ، ١٤٠٦هـ) ص: ١٠-١٤؛ زمخشرى، محمود بن عمر، الفائق فى غريب الحديث، تصحيح و تعليق و حواشى، على محمد البجاوى، محمد ابو الفضل ابراهيم (دار احياء الكتب العربية، القاهره، الطبعة الاولىٰ، ١٣٤٦هـ) ١/٣-٤؛ الوسيط، ص:٤٣٤-٤٣٨؛ مباركپورى، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم، مقدمه تحفة الاحوذى بشرح جامع الترمذى (دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، لبنان، ١٤١٥هـ) ١١/١٦٥-١٧٦؛ قنوجى، صديق بن حسن، ابجد العلوم، ٢/٣٢١-٣٢٤؛ عجاج الخطيب، اصول الحديث، ص:٢٨١-٢٨٢؛ اديب صالح، لمحات فى اصول الحديث (المكتب الاسلامى، دمشق، بيروت، الطبعة الثانية، ١٣٩٣هـ) ص:٧٩-٨٠؛ طاهر بن احمد بن صالح الجزائرى، توجيه النظر الى اصول الأثر (مطبع ناجى مصر، س-ن) ص:١٧٩؛ ابو عبد الله، عبد السلام بن محمد بن عمر علوش، مقدمه الجامع فى غريب الحديث (مكتبة الرشد، الرياض، س-ن) ١/٦-٢١

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.